Lesson 22. Al-Baqarah (Ayaat 177 - 182): Day 78 سُوۡرَةُ الۡبَقَرَة کی تفسیر

ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾

اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں۔ اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (خدا سے) ڈرنے والے ہیں۔

اتنے حقوق العباد پورے کرنے کے بعد کہا وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ۔ اسلام میں آتا ہے کہ نماز قائم کرو۔ یہ نہیں کہا گیا کہ نماز پڑھو۔ یہ کہا گیا کہ تم نماز قائم کرو۔ انفرادی طور پر پڑھو۔ دن میں پانچ بار فرض ہے۔ کچھ سنّت و نفل نمازیں ہیں۔ دکھ اور غم کی نماز۔ خوف، جنازے اور استخارے کی نماز۔

نماز قائم کرو۔ یعنی تم کو دیکھ کر لگے کہ تم نمازی ہو۔ نماز تمھارے عمل سے ظاہر ہو۔ اور دوسرے اس طرح کی معاشرے قائم کریں جو نمازی ہوں۔ نماز کے بارے میں فرمایا گیا (سورۃالعنکبوت آیت 45)۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ ..... اور نماز کے پابند رہو۔ کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

اب نماز قائم ہوگئی تو اگلا حکم ہے۔

وَاٰتَى الزَّكٰوةَ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ فرض زکوۃ سو میں سے ڈھائی فیصد اللہ کی راہ میں دیا جائے۔ آپ ٹیکس تو دیتے ہیں۔ آپ کماتے رہیں اور آپ کی تنخواہ میں سے ٹیکس کاٹ لیا جاتا ہے۔ یہ ظلم ہے جس

چکر میں ہم پھنسے ہوئے ہیں۔ اسلام ہمیں خرچ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اسلام کمائی پر زکوٰۃ نہیں لگاتا۔ ایسا مال جو سارا سال آپ کے پاس رہے صرف اُس پر زکوٰۃ ہے۔ اسلام جمع کئے ہوئے پر زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے۔ اسلام صرف سیونگ پر پر زکوٰۃ لگاتا ہے اور وہ بھی کتنی کم کہ صرف ڈھائی فیصد۔ اگر رقم جمع ہو جائے یا زیورات سال بھر آپ کے پاس پڑے رہیں یا کوئی پلاٹ یا کوئی اور مکان آپ کے قبضے میں سال بھر رہا۔ رہنے والے مکان پر نہیں۔ ہمارے ہاں یہ غلط فہمی ہے کہ کہ شائد کمائی پر زکوٰۃ ہے نہیں بلکہ جو جمع کیا ہُوا ہے۔ ہمارے خرچ سے زائد ہے اس پر زکوٰۃ ہے۔ نبی پاکؐ نے کبھی زکوٰۃ نہیں دی کیونکہ کبھی اتنا جمع ہی نہیں کیا۔ ڈھائی فیصد کم سے کم ہے آپ جتنا مرضی اللہ کی ارہ میں خرچ کر سکتے ہیں۔ اگلی نسلوں کے جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ کی راہ پر لگا دیں۔ اسلام کو پھیلائیں اور اللہ کی راہ پر لگا دیں۔

اصل مومن کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ کے لئے ہے۔ اپنے اوپر اور گھر والوں پر خرچ کریں باقی سب اللہ کا ہے۔ ابو بکرؓ کی مثال دیکھ لیں کیسے سب کچھ اللہ کی راہ میں دے دیا۔ عثمان غنیؓ نے کیسے اپنا مال اللہ کی راہ میں لگا دیا۔ صحابہ کرامؓ بڑھ چڑھ کر اللہ کی راہ میں لگاتے تھے کیونکہ اُنہیں معلوم تھا کہ اللہ کے دین پر لگانے سے اللہ کیسے قدر کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے زندگی کے خوبصورت واقعات پڑھ کر دیکھیں کہ کیسے گھر والوں پر نظر رکھتے کہ مال ضائع نہ ہو۔ عمر بن عبد العزیزؒ شہزادے تھے لیکن خلیفہ بنے تو فکر سے سوکھ کر کانٹا ہو گئے کہ حساب کا ڈر تھا۔ ایک دفعہ نے بیوی نے میٹھا پکا لیا تو بیوی سے پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا؟ بیوی نے جواب دیا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو میٹھا پسند ہے اس لئے میں خرچ

میں سے تھوڑا تھوڑا جمع کرتی رہی اس لئے آج آپ کے لئے پکا لیا۔ آپ نے جواب دیا اس کا مطلب ہے کہ خرچ میں بچت کی گنجائش ہے اور اپنا خرچ اُتنا کم کر دیا۔

ابو بکرؓ نے ایسی مثال قائم کی کہ عمرؓ ایک دفعہ رو پڑے کہ آپ ایسا معیار چھوڑ کر جا رہے ہیں جو بعد والوں کے لئے مشکل ہو گا۔ یہ وہ کردار تھے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے۔ یہ نہیں ہو سکتا ہو کہ آپ کو محبت اللہ سے ہو لیکن مال جمع کر کے رکھیں۔ یہ نہیں کہیں گے کہ یہ میرا ہے یہ میرے بچوں کا ہے۔ بلکہ ایک مومن کہتا ہے کہ میں نے جو خرچ کرنا تھا کر لیا باقی میرے اللہ کا ہے اس کی راہ میں خرچ ہو گا۔

وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا آگے آتا ہے کہ وعدے پورے کریں۔ یہ کونسا وعدہ ہے؟ 'وعدہ الست' وہ وعدہ ہم نے اللہ سے کیا کہ ہم اللہ کو اپنا ربّ اور معبود مانیں گے۔ کلمہ پڑھ کر ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں اور اللہ کی بھی مانیں گے۔ اسلام عہد و پیمان کو پورے کرنے سکھاتا ہے۔ نکاح بھی وعدہ ہے۔ مسلمان وعدے پورے کریں۔ ہم بندوں سے بھی عہد توڑتے ہیں۔ ہم اپنے باقی سب کام کرتے ہیں۔ دین سے کئے گئے وعدے توڑ دیتے ہیں۔

اور تکلیفوں میں صبر کریں۔ الۡبَاۡسَآءِ تنگدستی پیسے کی کمی، وَالضَّرَّآءِ جسمانی تکلیف، معذوری۔ بیماری۔ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ ؕ جہاد اور لڑائی کا وقت۔ اور اسلام کے راستے کی جدوجہد۔ یہ غلبۂ اسلام کی آخری سیڑھی ہے۔ جتنی مرضی نمازیں پڑھ لیں، روزے رکھ لیں، زکوٰۃ ادا کر لیں۔ جب تک آپ پر یہ وقت نہیں آیا تو دین کا حق ادا نہیں ہُوا۔ آپ اللہ کے دین کی خاطر جہاد کریں۔ اللہ کے دین

کو دوسروں تک پہنچائیں۔ اس راستے میں جو مشکلات آئیں، ان کو برداشت کریں، ان پر صبر کریں۔

اپنے پیسے سے اللہ کے دین کو پھیلائیں۔

یہاں دس کام ہیں۔ کم از کم یہ دس کام کروگے تو پھر یہی لوگ سچّے ہیں۔ یعنی کلمے کا حق ادا ہو گیا۔ زبان سے کہہ دینا مشکل نہیں ہیں۔ آپ ہونٹ ہلائے بغیر اندر سے یہ کلمہ پڑھ سکتے ہیں۔ یہ بندے اور اللہ کے درمیان رابطہ ہے۔ جب لا إله إلا الله زبان سے کہہ دیا تو اس کے تقاضے پورے کریں۔

محمد رسول الله زبان سے کہہ دینا کافی نہیں۔ اللہ کے نبیؐ کی اطاعت اور پیروی لازمی ہے۔

اسلام کچھ کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور کچھ چیزوں سے رُکنے کا حکم دیتا ہے۔ اسلام کو دینِ فطرت اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اسلام میں اللہ کے حقوق بھی پورے کئے جاتے ہیں اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کا بھی حکم ہے۔ اس سے پہلے کے مذاہب میں افراط و تفریط تھی۔

(اس آیت پر بہت درس ہوئے ہیں، آپ کو نور القرآن ویب سائٹ پر اس کے لیکچر اور پریزینٹیشن مل جائے گی)

کوئی پودا اُگانے کے لئے بیج اور مٹّی کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر پانی کی۔ بیج اللہ کی محبت ہے۔ مٹّی یا زمین بندۂ مومن کا دل ہے۔ سب سے پہلے آپ کو اللہ سے محبت اسلام کی طرف لاتی ہے۔ قرآن آپ کے دل اکو اس طرف لاتا ہے۔ صرف نرم دل لوگوں کو اللہ کی محبت ملتی ہے۔ سخت دل اور متکبّر لوگوں کو یہ نصیب نہیں ہوتی۔ اللہ نے قرآن میں کئی دفعہ فرمایا ہے کہ وحی بارش کی طرح ہے تو یہ

قرآن وہ پانی ہے جو دِل کی زمین پر ڈالا جاتا ہے تو اللہ کی محبت کا بیج اُگتا ہے۔ اللہ کا کلام ہمیں علم اور ہدایت عطا فرماتا ہے۔

ایمان لانے کے بعد سب سے قیمتی چیز قرآن وحدیث ؐکا علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ جب کوئی کلمہ پڑھتا ہے تو اگر اسے پانی نہیں ملے گا قرآن کی تعلیم نہیں ملے گی تو بیج تو وہاں ہے لیکن وہ سوکھ جائے گا۔ جب پودا اُگنا شروع ہوتا ہے تو اس کی جڑیں بنتی ہیں۔ یہ جڑیں ہمارے عقیدے ہیں۔ یہ ہمارے اعمال کی بنیاد بنتی ہیں۔ تعلق باللہ مضبوط ہونا لازم ہے۔ اللہ کون ہے کیسے اس کی اطاعت کروں۔

دوسری چیز تعلق بالرسولؐ: نبیؐ پاک کے بارے میں جانیں، اُنؐ کی زندگی کے بارے میں پڑھیں اور ان کی اطاعت کریں۔ جو کام کئے صرف وہی کریں اور جن کاموں سے روک دیا رُک جائیں۔ نہ اپنی طرف سے کچھ شامل کریں اور نہ کچھ نکالیں۔

اور تیسری چیز آخرت پر ایمان ہے۔ اس بات پر پکّا ایمان ہو کہ ہمارے اعمال کا حساب کتاب ہو گا۔ روزِ آخرت اللہ کے سامنے پیش ہونگے۔ اچھے اعمال پر جنّت کے انعامات اور بُرے اعمال پر جہنم کی سزا ملے گی۔

نبی پاکؐ مکّہ میں تیرہ سال رہے۔ اور آپؐ نے تیرہ سال تک یہی تین موضوع پڑھائے۔ صرف ان تین چیزوں کو پکّا کیا۔ ہمارے قرآن کے دو تہائی حصّے صرف ان تین کے بارے میں ہیں۔

جب جڑیں مضبوط ہو جائیں تو پھر ایمان کا پودا زمین سے باہر آتا ہے۔

پھر وہ عمل سے ظاہر ہونے لگتا ہے۔ پھر اس پر پتے، پھل اور پھول لگتے ہیں۔ مٹی سخت ہوتی ہے، اس زمین کو نرم کرنا پڑتا ہے۔ کبھی کُدال استعمال کرنی پڑتی ہے۔ یہ عقیدے کی پختگی کی بات ہے۔ یہ وہ بات ہے جو بلالؓ کو سمجھ آگئی تھی۔

یہ جو آج ہم نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ فلاں دل سے بڑا نیک ہے بس روزے نہیں رکھتا، یہ غلط بات ہے۔ جو دل سے نیک ہو گا۔ جو اللہ سے محبت کرے گا وہ اللہ کی مانے گا۔ یہ کیسی دل کی نیکی ہے اور اللہ سے محبت کے دعوے ہیں کہ نماز پڑھنے کو دل نہیں چاہتا۔ ویسے اللہ سے محبت ہے لیکن اللہ کے احکام پر عمل نہیں کرنا۔ یہ ہم نے خود کو دھوکہ دے رکھا ہے۔

اب سازگار حالات میں تو سب ٹھیک ہوتا ہے۔ لیکن جب کبھی مشکل وقت آجائے کچھ لوگ ہمارے خلاف ہوں، تو وہ تیز آندھی کی طرح ہے۔ اگر تو ایمان پکّا ہے تو انسان اللہ پر بھروسہ کرے اور تیز آندھی میں بھی وہ پودا کھڑا رہے۔ لیکن اگر اندر سے ایمان پکّا نہیں ہے تو گھر والوں یا کسی دوسری مشکل پر انسان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

تندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب - یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

بیج سے جڑیں بن گئیں۔ اور پھر جڑیں بڑھتی چلی گئیں۔ تو دل میں اللہ کی محبت کے بعد نبیؐ کی محبت اور اطاعت کے بعد اللہ کے احکام بھی پیارے لگتے ہیں۔ جس طرح درخت کی جڑیں اندر دور تک چلی جاتی ہیں۔ بندۂ مومن کے دل میں اللہ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ہمارے مردہ دلوں کو قرآن زندہ کرتا ہے۔ حدیثؐ ہے کہ جس کا کل آج سے بہتر نہیں ہوُا تو وہ ہلاک ہو گیا۔ یعنی ہمارے اندر بہتری آنی چاہیئے، ہر وقت علم کو بڑھانے کی اور عمل کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

ایک اور حدیثؐ میں نبی پاکؐ نے فرمایا کہ ایمان پُرانا ہونے لگتا ہے جیسے کپڑے پُرانے ہو جاتے ہیں۔ اسے علم سے نیا کرو۔ مسلمان کے لئے اسی لئے لازم ہے کہ قرآن پڑھیں۔ سیکھیں اور اس پر عمل کریں۔ جتنا زیادہ جڑیں پختہ ہوں گی اُتنا ہی عبادت میں دل لگے گا۔

کلمہ سے اللہ سے واقفیت ہوتی ہے، اللہ سے محبت ہوتی ہے۔ نماز میں اللہ سے ملاقات ہوتی ہے۔ پھر اللہ کے بندے بھی اچھے لگتے ہیں۔ انسان زکوٰۃ سے اللہ کے بندوں کے ساتھ اپنا مال شیئر کرتا ہے۔ اللہ کی خاطر بھوک پیاس برداشت کر کے روزہ رکھتا ہے۔ اللہ سے محبت کے جنون میں حج کرنے چلا جاتا ہے۔ اور اللہ کی محبت میں مشکلات برداشت کر کے حج کے ارکان ادا کرتا ہے۔ پھر محبت گہری ہوتی ہے تو ہر طرح سے جہاد کرتا ہے۔ اور جب یہ محبت عشق خدا بن جاتی ہے تو پھر؛

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق - عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

درخت کی شاخیں بندے کے معاملات ہیں۔ حقوق العباد۔ گھر والوں کے، رشتے داروں کے، ہمسائیوں کے حقوق۔ پتّے اخلاق ہیں۔ ایک بندۂ مومن ایک سرسبز درخت ہیں۔

ہمارے کرنے کا کام یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اللہ اور رسولؐ کی محبت ڈال دیں۔ محبت جگا دیں۔ آخرت کی بات سمجھا دیں۔

نورالقرآن ویب سائٹ سے Fruits of Iman Lectures سُن لیں۔

پھر ایمان کا پھل ملتا ہے، سکون اور اصل خوشی نصیب ہوتی ہے۔ مکمل اسلام یہ ہے کہ آپ اللہ سے لے کر بندوں تک کے معاملات ٹھیک رکھیں۔ سب کے حقوق ادا کریں تاکہ ہمارا ایمان کا درخت ہرا

بھرا نظر آئے جس کی جڑیں مضبوط ہوں۔ جس کی شاخیں گھنی ہوں۔ پتّوں سے بھرا ہو اور اس پر
خوبصورت پھل پھول لگے ہوں۔